سوال

یر مسلم کی (149) نخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنی منع ہے یا غیر مسلم کی بھی ائخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یک اخلاقی جرم ہے۔ کیونکہ یہ ایک کمینی حرکت ہے۔ اس کا فاعل بزدل ہے۔ کے سامنے اظہار نہیں کرتا پیچھے عیب جوئی کرتا ہے۔ اس شرح میں اس کی حرمت عام مومن وکافر کو شامل ہے۔

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ

اسی عام اصول کی طرف رہ نما ہے۔ مگر بعض افعال پر عامة الناس کو متنبہ کرنا ہوتا ہے۔ یا بعض دفعہ کسی شرعی غرض سے کسی شخص کی نسبت صحیح رائے قائم کرنی مقصود ہوتی ہے۔ جیسے محدثین کو راویوں کی عیب جوئی اور اظہار میں حدیثوں کی تنقید مطلوب تھی پہلی صورت کو قرآن کی آیت نے مستثنیٰ کر دیا۔ ۔

لَّا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا

مظلوم کو ظالم کے حق میں اظہار ظلم کی اجازت دینی بھی اسی غرض سے ہے۔ کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ فلاں فلاں شخص ظالم ہیں تاکہ اس کے دھوکہ سے بچیں قانون مروجہ کی دفعہ 500 تعزیرات ہند جو کسی شخص کی ہتک عزت کے واسطے ہے۔ اس میں چند مستثنیات ہیں۔ جن پر فاعل پر جرم ثابت نہیں

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 117

محدث فتویٰ